پوسٹ مارٹم معائنہ کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر عبدالواحد صاحب استاذ جامعہ مدنیہ لاہور

پوسٹ مارٹم: لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بعد از مرگ کے ہیں۔

پوسٹ مارٹم معائنہ کی تعریف: میڈیکل افسر کا نعش کا معائنہ

اغراض: غیر معلوم نعش کی شناخت کرنا

۲- موت کے سبب اور موت کے بعد کی مدت کا تعین کرنا

۳- نومولود میں اس امر کی تحقیق کہ پیدائش کے وقت زندہ تھا یعنی اس میں حیات کی قابلیت تھی یا نہیں۔

اصول: منجملہ دیگر اصولوں کے ایک اصول یہ بھی ہے کہ پوسٹ مارٹم معائنہ مفصل اور مکمل ہونا چاہیے۔ جسم کے تینوں جوف یعنی سینہ۔ پیٹ اور کھوپڑی کو کھول کر معائنہ کرنا چاہیے اگرچہ موت کا سبب کسی ایک جوف میں دریافت بھی ہو گیا ہو کیونکہ معائنہ کرنے والے کو صرف اتنا ہی درج نہیں کرنا کہ فلاں فلاں اعضاء کو زخم پہنچا ہے بلکہ اس بات کو بھی واضح کرنا ہے کہ بقیہ اعضاء تندرست پائے گئے۔

پوسٹ مارٹم معائنہ کی تفصیل اور طریق کار[لہ] یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ (۱) ظاہری معائنہ (۲) اندرونی معائنہ

1-ل SYNOPSIS OF MEDICAL JURISPRODENCE-SYDNEY SMITH 2- MEDICAL JURISPRODENCE-SIDDIQ HASSAN

EXTERNAL EXAMINATION ظاہری معائنہ

بازوؤں اور ٹانگوں بالخصوص ہاتھوں ہتھیلیوں اور انگلیوں کی وضع و پوزیشن کا مشاہدہ

لباس کا معائنہ اور اس پر کسی پھٹن یا بٹن کا ٹوٹا ہوا ہونا یا لباس کا بے ترتیب ہونا جو کسی جھگڑے یا آپا دھاپی پر دلالت کرے کو درج کرنا۔ لباس پر کٹاؤ، سوراخ یا بارودی اسلحہ کی بناء پر جلن یا سیاہی کو جسم پر واقع شدہ زخموں سے مقابلہ کرنا۔ خون کے داغوں کا معائنہ کرنا زہر قے یا براز کے داغوں کو کیمیائی تحلیل کے لیے محفوظ رکھنا اور ان کی بو کی طرف خصوصی توجہ کرنا۔

کوئی پھندا ہو تو اس کو بیان کرنا اور کھولنے سے پہلے اس کی تصویر کشی کرنا۔ اگر ممکن ہو تو گرہوں کو ایسے ہی محفوظ کر لینا ورنہ ان کو ڈھیلا کرنے اور کھولنے سے پہلے تفصیل سے ان کے جائے مرقوع اور ان کی قسم کا بیان کرنا کیونکہ گرہ لگانے کا طریقہ شہادت میں اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔

کپڑوں کو احتیاط کے ساتھ بغیر پھاڑے اتارا جائے اور اگر ان کو سالم اتارنا ممکن نہ ہو تو ان کو بے ترتیبی سے نہ کاٹا جائے بلکہ سیوں پر سے ادھیڑ لیا جائے سر سے پیر تک اور کمر اور سینہ وغیرہ جسم کی ظاہری سطح کا احتیاط کے ساتھ معائنہ اور مندرجہ ذیل تفاصیل کو مدنظر رکھنا۔

۱۔ وہ آثار و علامات جو موت کے بعد کی مدت پر دلالت کرتے ہیں مثلاً مقعد کا درجہ حرارت، جسمانی تناؤ۔ نیلگوں دھبے (LIVIDITY) دوران خون رکنے سے جسم کے ان حصوں میں جو زمین کے ساتھ متصل ہوں خون جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کی بناء پر ان حصوں کی انتہائی باریک خون کی نالیاں (CAPILLARIES) خون سے پھول جاتی ہیں اور نتیجتاً سطح پر یہ نیلے دھبے سے ابھر آتے ہیں۔ یہ عمل موت کے ایک گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے اور چار سے بارہ گھنٹوں میں بہت نمایاں ہو جاتا ہے۔ ان دھبوں کا محل وقوع اور مقدار و پیمائش۔ نعش کے تنفخ اور تفسخ (پھولنا اور پھٹنا) کی وسعت۔

۲۔ غیر شناخت شدہ لاشوں میں شناختی نشان مثلاً عمر (اس کی تصدیق دانتوں کی مدد سے اور اگر ضرورت ہو تو ایکسرے کی مدد سے)۔ جنس، نوع جسامت، جلد بال اور

آنکھوں کی رنگت گودنے کے نشانات - بھرے ہوئے زخموں کے نشانات اور دیگر خصوصیات -

غیر شناخت شدہ افراد کی تصویر کشی پوسٹ مارٹم معائنہ کے اگلے مراحل سے پہلے ضرور کر لی جائے۔

تقریبی وزن - اور پیمائش کر کے قد کا ذکر ضرور کیا جائے خواہ نعش کی شناخت ہو چکی ہو یا نہیں -

جلد پر خون مٹی قے براز زہر یا بارود کے داغ دھبوں کا معائنہ - معائنہ کرنے والا ان کا صحیح اور تفصیلی بیان مع ان کے خاکے کے درج کرے یا اگر ممکن ہو تو ان کی تصویر آتارے -

بازوؤں پہ اور رانوں اور کولہوں پر سوئیوں کے نشانات کو نظر انداز نہ کیا جائے کیونکہ ان سے کسی دوائی وغیرہ کی عادت میں مبتلا ہونے کی طرف اشارہ مل سکتا ہے -

تشدد کی علامات مثلاً خراش، زخم، جلن، کھولتے ہوئے پانی وغیرہ کی جلن - بالوں کی جھلسن وغیرہ کو معہ ان کی پیمائش پوری تفصیل سے ذکر کرنا - اس ضمن میں سر اور گردن کا معائنہ انتہائی احتیاط کے ساتھ کیا جائے - گردن کے گرد رسی باندھنے یا ناخنوں کے نشانات کا معائنہ کیا جائے -

جسم کے قدرتی سوراخوں مثلاً منہ، نتھنے، کان، مقعد، عورت کا قبل کا زخم، خارجی اشیاء اور خون وغیرہ کے اعتبار سے معائنہ - منہ اور نتھنوں پر جھاگ دانتوں کے اعتبار سے زبان کا مقام - ہونٹوں اور منہ پر گلا دینے والی شی کے اثرات اور الکحل اور کاربالک تیزاب کی بو -

ریلوے اور ٹریفک کے دوسرے حادثات کی صورت میں آنکھوں کا مشاہدہ ضروری ہے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر معلوم شخص نابینا ہو اور اس کی نابینائی اس حادثے کا موجب ہو ہاتھوں کا معائنہ انگلیاں میں کٹن اور انگلیوں کی جڑوں کے جوڑوں کے اوپر خراش کے لیے، اگر مٹھی بھینچی ہوئی ہو تو دیکھنا کہ ہاتھ میں کوئی شی پکڑی

ہوتی ہے یا نہیں۔

پھر نعش کو دھویا جائے اور اگر ضروری ہو تو سر کو مونڈ دیا جائے اور نیل کے داغوں یا خراشوں کی مزید تفتیش ہو جو خون یا مٹی کی وجہ سے پوشیدہ رہ گئے ہوں خصوصاً گردن اور منہ کے گرد۔

ظاہری معائنہ میں یہ بھی شامل ہے کہ عورت کے قبل کی گدی یا پھایہ VAGINAL SWAB ضرور لیا جائے۔

چھری خنجر وغیرہ کے زخموں کو جسم چیرنے سے پہلے سلاخ ڈال کر دیکھا جائے۔

کسی ہڈی کا ٹوٹا ہوا ہونا یا جوڑ کا اپنی جگہ سے ہلا ہوا ہونا بھی زیر نظر رہے۔ ایسے قرائن کی تلاش ہو جن سے معلوم ہو سکے کہ متوفی دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا عادی تھا یا بائیں ہاتھ سے۔

ظاہری معائنہ سے موت کے سبب کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے مثلاً

۱۔ جلد کی مخصوص رنگت شوخ سرخ کاربن مونو آکسائڈ گیس کا اثر

۲۔ چہرے کے پرانے بھرے ہوئے زخم یا پرانے جلنے کے آثار ــ مرگی

۳۔ باریک ناخنوں کے اثرات گلا گھونٹنا

۴۔ سوئی کے نشانات ــ عادی نشہ باز وغیرہ

۵۔ پاؤں کی سوجن اور ٹانگوں کی وریدوں کا پھولا ہوا ہونا ــ انجماد خون THROMBOSIS اور پھیپھڑوں کی چھوٹی شریانوں میں منجمد خون وغیرہ کے ٹکڑے کا پھنس جانا) PULMONARY EMBOLISM کا اندیشہ۔

اندرونی معائنہ INTERNAL EXAMINATION

ہر کیس میں تینوں جوفوں کے اعضاء کا مکمل معائنہ ضروری ہے باوجودیکہ ایسی حالت پائی جا چکی ہو جو ظاہراً موت کا سبب بننے کو کافی ہو کیونکہ بصورت دیگر (یعنی اگر کسی اہم عضو کا معائنہ نہ کیا گیا ہو) تو اس کے بارے میں آئندہ سوالات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

حرام مغز کا معائنہ صرف اسی صورت میں کیا جائے گا جبکہ ریڑھ کی ہڈی کو زخم لگا ہوا

یا کوئی ایسا زہر استعمال کیا یا کرایا گیا ہو جو حرام مغز پر اثر انداز ہوتا ہو مثلاً کچلہ وغیرہ یا حرام مغز سے متعلق کوئی مرض ہو مثلاً ٹیٹنس (TETANUS

سب سے سہل ترین طریقہ یہ ہے کہ اس جوف سے شروع کیا جائے جو سب سے زیادہ متاثر ہوا ہو۔ اور نشتر ہر کیس کے اپنے خصوصی حالات کے مطابق دیا جائے مثلاً سینے کے چھری خنجر وغیرہ کے زخم میں عام طور پر دیئے جانے والے چیرے سے عدول کیا جائے گا تاکہ ان زخموں کو نہ چھیڑا جائے بلکہ اسی طرح برقرار رکھا جائے۔

عام قاعدے کے مطابق ٹھوڑی سے لے کر پیڑو تک چیرا دیا جائے گا۔ البتہ پیٹ کو احتیاط سے کھولا جائے گا تاکہ آنتوں کو کوئی زخم نہ پہنچے۔

سینہ کی دیواروں کی بافتوں (TISSUES) جلد اور گردن کی اندرونی بافتوں کو دائیں بائیں پلٹ دیا جائے اور جہاں گلا گھونٹنے کا شبہ ہو وہاں جلد کی اندرونی سطح اور گردن کے اندرونی حصوں کا بغور مطالعہ کیا جائے۔

سینہ کی درمیانی ہڈی (STERNUM) کو دونوں جانب کی پسلیوں کے غضروف (CARTILAGES) سے کاٹ کر جدا کر لیا جائے اور ضرورت ہو تو ہنسلی کی ہڈی کو بھی آری سے کاٹا جائے۔

کچھ چھیڑنے سے پیشتر جوف بطنی اور اس کے اندر کے اعضاء کی حالت کا مشاہدہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس جوف میں کوئی اور رطوبت وغیرہ ہے یا یہ کہ اعضاء میں کوئی سوراخ ہے یا کسی عضو کو زخم پہنچا ہے۔ اگر اس احتیاط کو نہ برتا جائے تو معائنہ کرنے والا اشتباہ میں پڑ سکتا ہے کہ بعد میں کسی مرحلہ پر نظر آنے والا خون یا زخم پہلے سے موجود تھا یا اس کے پیٹ کو چیرنے کی بدولت ہوا۔ اسی احتیاط کو سینہ اور نرخرہ کھولتے ہوئے برتا جائے۔

چاقو کو پھر نچلے جبڑے کے اندرونی جانب پھیرا جائے تاکہ زبان کے منسلکات (ATTACHMENT) کو جدا کیا جا سکے۔ زبان کو پھر حلق کے کاٹے ہوئے حصے کی جانب سے کھینچ لیا جائے اور چاقو کی کچھ تھوڑی سی اور تحریک سے اس کو بمعہ (HYOID

ہڈی، حلق، نرخرہ، سانس کی نالی اور مری کے پچھلی جانب سے آگے لایا جائے۔ بیماری کے آثار اب بآسانی ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ نرخرہ، سانس کی نالی اور مری میں قے شدہ مواد کو معائنہ کیا جائے اور تجزیہ کے لیے محفوظ کیا جائے زبان میں اب کچھ نشتر لگائے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس میں نیل تو نہیں۔ مری سانس کی نالی اور نرخرہ کو کاٹا جائے اور ان کا معمول کے خطوط پر معائنہ کیا جائے قاعدے کے طور پر بہتر یہ ہے کہ سینے کے تمام اعضاء کو معہ زبان، نرخرہ اور حلق جدا کر لیا جائے۔ البتہ اس سے پیشتر مری کے نچلے سرے پر ایک گرہ لگا دی جائے تاکہ معدہ کے اجزاء باہر نہ نکل سکیں۔

اب پھیپھڑوں پر نظر کی جائے اور وہی نشتر جو سانس کی نالی پر لگایا تھا اس کو بڑھا کر سانس کی اور چھوٹی نالیوں تک کھینچا جائے تاکہ جھاگ یا اور کوئی خارج سے داخل شدہ شئی اگر موجود ہو تو حاصل ہو سکے۔

قلب کا معائنہ پہلے ظاہری و بیرونی ہوگا پھر اندرونی۔ اس کے خانوں کو والووں کو اور سب سے اندر کی جھلی کو ظاہر کیا جائے۔ دل کے عضلات کی حالت پر نظر کی جائے قلبی شریانوں کو کھولا جائے اور شریان اعظم (آورطہ) کی صحت کا اندازہ لگایا جائے۔ قلب اور خون کی قلبی نالیوں کا ایک ٹکڑا خوردبینی مطالعہ کے لیے علیحدہ کر لیا جائے۔

اس کیس میں جہاں AIR EMBOLISM (یعنی ہوا کا بلبلہ خون کی نالی میں آگیا ہو اور قلب کی دموی نالیوں میں سے کسی نالی کا رستہ بند کر دیا ہو) کا شبہ ہو جھلی کی اس تھیلی کو جس میں قلب واقع ہے پانی سے بھر لیا جائے۔ اس کے بعد قلب کے خانوں میں سوراخ کر کے قلب کے دبانے سے پانی میں ہوا بلبلے کی شکل میں نمودار ہو گی۔ قلب کے دائیں حصہ میں خون جھاگ دار ہوگا۔

سینے کے بعد پیٹ کا معائنہ کسی زخم یا بیماری کے لیے کیا جائے۔ نظام ہضم کے پورے سلسلے کو اس کے طول میں کھولا جائے۔

رحم اور اس کے متعلقات اور عورت کے قبل کا معائنہ زخم، اسقاط، پیدائش وغیرہ کے لیے کیا جائے۔

مثانے کا معائنہ فالدوہ نکالنے کے بعد کیا جائے اور پراسٹیٹ غدود PROSTATE GLAND کی حالت ملاحظہ کی جائے۔

سر کھولنے کے لیے سر کی جلد وغیرہ کو ایک کان سے دوسرے کان تک اوپر کی جانب سے چیرا دیا جائے اور پھر جلد وغیرہ کو آگے پیچھے پلٹ دیا جائے اب کانوں کے ذرا اوپر سے پوری کھوپڑی کو آری سے کاٹا جائے۔ کھوپڑی سے متصل اندر کی جھلی کا مشاہدہ کرکے اس کو کاٹ کر دماغ کو ظاہر کیا جائے۔ دماغ کا اس کی جگہ پر معائنہ کے بعد اس کو سامنے کی جانب سے انگلیاں داخل کرکے جدا کر لیا جائے اور حرام مغز سے کاٹ لیا جائے دماغ کی ظاہری سطح اور اس کے قاعدہ (BASE) کا جریان خون زخم یا مرض کے لیے معائنہ کیا جائے اور دماغ کی دموی رگوں کی کیفیت کا اندازہ کیا جائے۔ پھر دماغ کے اندرونی مطالعہ کے لیے اس کو کاٹا جائے۔

سر کے قاعدے (BASE) کے مطالعے کے لیے جھلیوں کو دور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ ہڈی تو کہیں سے ٹوٹی ہوئی نہیں۔ اگرچہ ہڈی کے ٹوٹنے پر جریان خون دلالت کرتا ہے لیکن ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا اور اگرچہ جھلیوں کا دور کرنا خاصا دشوار ہے پھر بھی اس احتیاط کو کسی قیمت پر نظر انداز نہ کیا جائے۔

زہر خوری و زہر خورانی کی صورت میں توجہ زیادہ تر نظام ہضم پر ہی مبذول رہے گی۔ اس کیس میں منہ اور گلے کے معائنہ کے بعد معدے کو اس کے دونوں سوراخوں سے دوہری گرہ لگا کر ان دونوں گرہوں کے درمیان سے کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے۔ یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ بطنی جوف کے ٹھوس اعضا معدے اور آنتوں میں موجود مواد سے آلودہ نہ ہوں کیونکہ آنتوں اور ٹھوس اعضاء میں زہر کی نسبتی و اضافی مقدار سے زہر خوری کے بعد کی مدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جدا کرنے کے بعد معدے کو ایک صاف شیشے کی ڈش میں رکھ کر اس کو کاٹا جائے اور معدے میں موجود اجزاء کا معائنہ کیا جائے۔

اب ٹھوس اعضاء کو جدا کیا جائے اور معائنہ الگ الگ صاف ظروف میں کیا جائے پورا یا کم از کم نصف جگر، دونوں گردے۔ اور طحال (تلی) کو تجزیے کے لیے لیا جائے۔

چھوٹی آنت کو بڑی آنت کے قریب سے گرہ دے کر قطع کرلیا جائے اور پھر اس کو کھول کر اس کا معائنہ کیا جائے۔ پھر ایک مرتبان میں اس کے اجزاء سمیت رکھ دیا جائے بڑی آنت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے اور بعض صورتوں میں دماغ اور پھیپھڑوں کے تجزیے کے لیے بھی یوں ہی کیا جائے۔

تقریباً دس اونس خون قلب اور خون کی بڑی نالیوں سے اس کیس میں حاصل کیا جائے جس میں اڑنے والے زہر مثلاً کلوروفارم، الکحل یا ہائیڈروسایانک تیزاب (HYDRO CYANIC ACID) کا شبہ ہو یا گیس کے اثر سے مرنے کا واقعہ ہوا ہو۔

سرمہ اور سم الفار (سنکھیا) کے زہرخوری میں لمبی ہڈیوں کے ٹکڑے تجزیہ کے لیے جدا کرلیے جائیں۔

پوسٹ مارٹم یا بعد از مرگ معائنہ کے طریقہ کو پوری تفصیل سے اس لیے نقل کیا گیا کہ اس کی پوری حقیقت اور اس کے مختلف مراحل کی اطلاع ہو جائے ورنہ یہ احتمال ہے کہ پوسٹ مارٹم معائنہ کے اس حصہ کو جو بغیر کسی تردد کے جائز ہے بلکہ ضروری ہے نظر انداز کرتے ہوئے اور عام آدمی کے ذہن کے اعتبار سے مطلقاً پوسٹ مارٹم کو چیر پھاڑ پر محمول کرتے ہوئے اس کا بالکل انکار کردیا جائے اور ایک نزاع لفظی کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

پوسٹ مارٹم معائنہ کی شرعی حیثیت

یہ واضح ہو چکا ہے کہ پوسٹ مارٹم معائنہ ظاہری اور اندرونی معائنوں پر مشتمل ہے۔

جہاں تک ظاہری معائنہ کا تعلق ہے یہ ہر غیر متوقع موت اور قتل وغیرہ کی صورت میں کیا جانا ضروری ہے کیونکہ اس کے نتائج ہی کی روشنی میں قصاص دیت اور قسامت کے احکامات صادر کئے جائیں گے۔ درمختار جلد ۵ میں ہے۔

۱۔ میت حر لوذ میا أو مجنونا به جرح أو اثر ضرب أو خنق أو خروج دم من أذنه أو عينه وجد في محلة۔ الخ ص ۴۲۳

کسی آزاد شخص کی میت اگرچہ وہ ذمی یا مجنوں ہی کیوں نہ ہو اس پر زخم ہو یا ضرب یا گلا گھونٹنے کے آثار ہوں یا اس کے کان یا آنکھ سے خون نکلا ہو کسی محلہ میں پائی جائے ۔ الخ

۲- ولا قسامة ولا دية فى ميت لا اثر به لانه ليس بقتيل لان القتيل عرفا هو فائت الحياة بسبب مباشرة الحى وانه مات حتف انفه والغرامة تتبع فعل العبد أو يسيل دم من فمه أو أنفه أو دبره أو ذكره لان الدم يخرج منها عادة ص۴۴۴

کوئی قسامت اور کوئی دیت اس میت کے لیے نہ ہوگی جس پر کسی قسم کا اثر و نشان نہ ہو کیونکہ یہ مقتول نہیں ہے اور عرف میں مقتول وہ شخص ہے جو کسی زندہ کے ارتکاب فعل کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھونے والا ہوتا ہے جبکہ یہ شخص اپنی موت آپ مرا ہے اور تاوان بندے کے فعل تابع ہوتا ہے یا خون اس کے منہ یا ناک یا مقعد یا پیشاب کی جگہ سے نکلا ہو کیونکہ ان جگہوں سے خون عادۃً نکلتا ہے ۔

علامہ شامی رحمہ اللہ منہ سے خون نکلنے کے بارے میں اپنے حاشیہ پر لکھتے ہیں ؛

كذا فى الهداية وغيرها وذكر فى الذخيرة أن هذا اذا نزل من الرأس فان علا من الجوف فقتيل قهستانى (شامى)

ہدایہ وغیرہ میں ایسے ہی مذکور ہے ۔ اور ذخیرہ میں ذکر کیا کہ یہ اس صورت میں ہے ۔ جبکہ خون سر سے اترا ہو اور جب وہ پیٹ سے اوپر آیا ہو تو وہ مقتول ہے ۔

۳- وما تم خلقه ككبير اى وجد سقط تام الخلقة به أثر الضرب وجب القسامة والدية ص۴۴۵

اگر کوئی ساقط شدہ بچہ پایا جائے جو کہ خلقت کے اعتبار سے پورا ہو ۔ اس پر ضرب (وغیرہ) کا نشان ہو تو قسامت اور دیت واجب ہوگی ۔

ان عبارتوں سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ضرورت کے موقعے میں بعد از مرگ نعش کا ظاہری معائنہ واجب ہے خواہ وہ بڑے کی ہو یا بچے بلکہ ساقط شدہ جنین کی بھی ۔

دوسری بات جس کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ جب ظاہری معائنہ میں ایسے امور حاصل

ہو جائیں جو موت کا سبب بننے کو کافی ہوں تو ان پر ہی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ محض احتمالات کی بناء پر حکم وقضا کو ملتوی نہیں کیا جائے گا حالانکہ جو احتمالات آج کے دور میں پیدا ہوتے ہیں کچھ یہی احتمالات جبکہ ان کا تعلق جسم انسانی اور موت اور اس کے اسباب سے ہو، آج سے پہلے بھی تھے۔

نیز مسلمان عورت کے جسم کو غیر محرم کا دیکھنا جائز نہیں۔ لہٰذا یہاں ظاہری معائنہ کے لیے بھی کوئی مسلمان عورت ہو الایہ کہ کہیں واقعی کوئی مجبوری پیش آ جائے۔

اور جہاں تک داخلی واندرونی معائنہ کا تعلق ہے تفصیل کے مطالعہ سے یہ بات مخفی نہ رہی ہوگی کہ عام حالات میں یہ ایک بہت بڑا اقدام ہے جس کے لیے نہ تو انسان کی فطرت بآسانی راضی ہوتی ہے اور نہ ہی شریعت اس کی علی الاطلاق اجازت دیتی ہے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ اس کے بارے میں چند اصولی باتیں لکھتے ہیں:

۱۔ مسلمان میت کی نعش کا احترام مثل زندہ کے احترام کے ہے بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ لازم ہے۔

۲۔ مسلمان میت اگر عورت ہو تو اس کے پردے اور ستر کے احکام زندگی کے احکام سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں یعنی اس کا شوہر بھی اس کے ننگے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

۳۔ عورت کی برہنہ میت غیر محرم مرد کے ہاتھوں میں جانا تو درکنار اس کی نظر کے نیچے بھی نہیں جا سکتی۔

۴۔ پوسٹ مارٹم کی بہت سی صورتیں شرعی ضرورت کے بغیر واقع ہوتی ہیں جو ناجائز ہیں۔ اور اگر کوئی خاص صورت شرعی ضرورت کے ماتحت جائز بھی ہوتا ہم اس میں شرعی احکام متعلقہ ستر و احترام میت کا التزام ضروری ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ میت کے جسم کو پھاڑنا چیرنا اس کے احترام کے منافی ہے اور جب تک کوئی ایسی قوی وجہ نہ ہو کہ اس کے سامنے اس بے حرمتی کو نظر انداز کیا جا سکے چیر پھاڑ مباح نہیں ہو سکتی۔

اور یہ احترام میت یہاں تک ہے کہ میدان جنگ میں بھی کافروں کا مثلہ کرنے کی اجازت نہیں۔ کفایت المفتی جلد سوم۔ کتاب الجنائز۔

۱۔ وینبغی للمسلمین ان لا یغدروا ولا یمثلوا لقولہ علیہ السلام لاتغلوا ولاتغدروا ولاتمثلوا (ھدایہ۔ کتاب السیر باب کیفیۃ القتال)

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نہ نقض عہد کریں اور نہ مال غنیمت میں چوری کریں اور نہ مثلہ کریں بوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے کہ تم نہ مال غنیمت میں سے چوری کرو۔ اور نہ نقض عہد کرو اور نہ مثلہ کرو۔

۲۔ وفی فتاوی قاضیخان ولا تکسر عظام الیھود اذا وجدت فی قبورھم لان حرمۃ عظامھم کحرمۃ عظام المسلم لانہ لما حرم ایذاءہ فی حیاتہ تجب صیانتہ عن الکسر بعد موتہ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی ص۶۰۸)

فتاوی قاضی خان میں ہے کہ جب یہودیوں کی ہڈیاں ان کی قبروں میں پائی جائیں تو ان کو توڑا نہ جائے کیونکہ ان کی ہڈیوں کی حرمت مسلمان کی ہڈیوں کی حرمت کی مانند ہے کیونکہ جب اس کی زندگی میں اس کو ایذا دینا حرام ہے تو موت کے بعد اس کو توڑنے سے بچانا واجب ہے۔

معلوم ہوا کہ اندرونی معائنہ کے لیے جب تک کوئی ایسی قوی وجہ یا شرعی ضرورت نہ ہو کہ اس کے سامنے اس بے حرمتی کو نظرانداز کیا جاسکے وہ مباح نہیں ہو سکتا۔ اور قوی وجہ ضرورت کی موجودگی میں جو اس کی اجازت ہوگی تو اس قاعدے کے تحت کہ "الضرورات تبیح المحظورات"۔

اور "ضرورت" کی تعریف جو علامہ حموی رحمہ اللہ نے "الاشباہ والنظائر" کے حاشیہ میں کی ہے وہ یہ ہے:

بلوغہ حدا ان لم یتناول الممنوع ھلک او قارب۔ وھذا یبیح تناول الحرام

ترجمہ: (مثلاً بھوک میں) اس درجہ کو پہنچ جانا کہ اگر حرام و ممنوع شی کو نہیں کھائے گا تو ہلاک ہو جائے گا جبکہ وہ ہلاکت کے قریب پہنچ چکا ہو۔ اور اس حد کو پہنچ جانا حرام کے

استعمال کو مباح و جائز کر دیتا ہے۔

اس سے نچلا درجہ "حاجت" کا ہے جس کی تعریف و حکم یہ ہے:

کالجائع الذی لو لم یجد ما یا کلہ لم یہلک غیر انہ یکون فی جہد و مشقۃ۔ وھذا لا یبیح الحرام و یبیح الفطر فی الصوم۔

ترجمہ: مثلاً وہ بھوکا کہ اگر کھانے کو کچھ نہ پائے تو ہلاک نہیں ہوگا مگر یہ کہ جہد و مشقت میں رہے گا۔ یہ حرام کو مباح نہیں کرتا البتہ روزہ توڑنے کو جائز کر دے گا اور ضرورت کے تحت نعش میں تصرف کرنے کی مثال فقہاء کے کلام میں ملتی ہے۔

امرأۃ ماتت واضطرب الولد فی بطنھا وغلب علی رایھم انہ حی یشق بطنھا اما لو ابتلع لؤلؤۃ او مالا لانسان ثم مات ولا مال لہ ففی التجنیس انہ لا یشق بطنہ وفرق بینہ وبین المسئلۃ الاولی ان ھناک ابطال حق المیت لصیانۃ حرمۃ الحی فیجوز وھنا ابطال حرمۃ الاعلی وھو الادمی لصیانۃ الادنی وھو المال بناءً علی ان حرمۃ المیت کحرمۃ الحی ولا یشق بطنہ حیا لو ابتلع ذلک وکذا بعد الموت وذکر فی الاختیار ان عدم الشق فیہ روایۃ عن محمد وان الجرجانی روی عن اصحابنا انہ یشق لان حق الادمی مقدم علی اللہ تعالے وعلی حق الظالم المتعدی قال الشیخ کمال الدین ابن الہمام وھذا اولی (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص۴۸)

ترجمہ: کوئی عورت مرگئی اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کر رہا ہو اور غالب رائے یہ ہو کہ بچہ زندہ ہے تو عورت کا پیٹ کھولا جائے گا۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا موتی یا کوئی اور مال نگل لے اور مر جائے اور کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو تجنیس میں ہے کہ اس کا پیٹ نہ کھولا جائے۔ اس میں اور پہلے مسئلہ میں فرق یہ ہے کہ پہلے مسئلہ میں میت کے حق کا ابطال ایک زندہ کی حرمت کی حفاظت کی وجہ سے ہے اور یہاں اعلیٰ یعنی آدمی کی حرمت کا ابطال ادنیٰ یعنی مال کی حفاظت کے لیے ہے۔ اور یہ فرق اس بناء پر ہے کہ میت کی حرمت مثل زندہ کی حرمت کے ہے اور جیسے

کوئی موتی نگل لے تو زندہ حالت میں اس کا پیٹ نہیں کھولا جائے گا ایسے ہی موت کے بعد بھی۔ اختیار میں ذکر کیا کہ اس مسئلہ میں پیٹ کے نہ کھولنے کے متعلق امام محمد رحمہ اللہ کی ایک روایت ہے۔ اور جرجانی رحمہ اللہ نے ہمارے اصحاب سے روایت کیا ہے کہ اس کا پیٹ کھولا جائے گا کیونکہ آدمی کا حق اللہ تعالےٰ اور ظالم متعدی کے حق پر مقدم ہے۔ شیخ کمال الدین ابن ہمام رحمہ اللہ نے فرمایا یہ اولیٰ ہے۔

لیکن اسی کے ساتھ یہ قاعدہ فقیہہ بھی مدنظر رہے کہ "ما ابیح للضرورۃ یتقدر بقدرھا" (یعنی جو ضرورت کی بنا پر مباح کیا گیا وہ ضرورت کے بقدر ہوگا) اور ضرورت اور قدر ضرورت کو متعین کرنا شریعت نے متعلقہ افراد کی دینداری تقویٰ اور فن میں حذاقت و مہارت کی بنا پر ان کی دیانتدارانہ رائے پر موقوف رکھا ہے فقہ اسلامی میں اس کی اور مثالیں بھی ملتی ہیں۔

۱۔ حالت اضطرار میں مردار کا کھانا جائز ہے لیکن بقدر ضرورت کہ جس سے جان بچ جائے۔

۲۔ تداوی بالحرام اس حالت میں جائز ہوگی جبکہ مسلم حاذق طبیب کہہ دے کہ اس کے علاوہ اور کوئی دوائی کارگر نہیں۔

۳۔ عورت کے جسم کو دیکھنا غیر محرم کے لیے منع ہے لیکن طبیب کے لیے بقدر ضرورت جگہ دیکھنا جائز ہے۔

لیکن جب ہم موجودہ طریق کار پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے جیسا کہ مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے "پوسٹ مارٹم کی بہت سی صورتیں شرعی ضرورت کے بغیر واقع ہوئی ہیں" کہ ضرورت اور قدر ضرورت کا قطعاً التزام نہیں کیا جاتا۔ مضمون کے شروع میں درج شدہ اصول اس بات پر شاہد ہے۔ اور درج ذیل مثالوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۔ ایک نوجوان شخص عمر ۲۲ سال کو خنجر کا وار کر کے ہلاک کیا گیا۔ اس کو بیضوی شکل کا بھونکا ہوا زخم ۳ سم لمبا اور ½۱ سم چوڑا کمر پر لگا یہ زخم دائیں کمر پر درمیان

سے ½ ۴ سم باہر کی جانب اور دائیں (SCAPULA) کے ۷ سم نیچے اور اندر کی جانب واقع تھا۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ زخمی ہونے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ مرگیا۔ کمر کی جانب قمیض خون سے بھری ہوئی تھی اور بہت سا خون ضائع ہو چکا تھا۔

اس کیس پر غور کریں تو موت کا سبب ظاہری بالکل عیاں ہے۔ ہتھیار کا زخم ہے وہ بھی کمر پر۔ خون بہت سا ضائع ہو چکا ہے۔ ظاہر میں کوئی ایسی اشد ضرورت نظر نہیں آتی کہ جس کی بناء پر میت کے جسم کی حرمت کو نظر انداز کر دیا جائے۔

پوسٹ مارٹم کے اندرونی معائنہ سے معلوم ہوا کہ پشت کی جانب سے نویں اور دسویں پسلیوں کے درمیان کی جگہ کٹی ہوئی ہے۔ پھیپھڑوں کو محیط جھلی (PLEURA) میں سوراخ ہے اور اس میں تقریباً ساٹھ اونس خون کی مقدار موجود ہے۔

قلب کو محیط جھلی PERICARDIUM پچھلی جانب سے کٹی ہوئی ہے اور اس میں رطوبت موجود ہے۔ قلب کے دائیں وینٹریکل (VENTRICLE) کو بھی چیرا لگا ہے اور اس میں سے خون رس رہا ہے۔ باقی سب اعضاء تندرست پائے گئے۔

۲۔ ایک ۲۱ سالہ شادی شدہ عورت کی نعش اس حالت میں لائی گئی کہ ایک دوپٹے سے اس کے بازو اور ٹانگوں کو باندھا گیا تھا۔ منہ پر سینہ بند باندھا ہوا تھا بتلایا یہ گیا کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہوا۔ پہلے اس نے مقتولہ کو ایذا دی اور پھر قتل کر دیا۔

وہ پھولدار کپڑے پہنے ہوئے تھی جو خون سے رنگین تھے۔ کپڑے پانچ جگہوں سے کٹے ہوئے تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ افقی طور پر واقع ایک گھونپا ہوا زخم ۱×۲×۴ سم دائیں جانب سینے کے نچلے حصے اور پیٹ کے اوپر کے حصے پر۔

۲۔ ترچھا چھری وغیرہ گھونپا ہوا زخم ۱×۰.۵×۲ سم دائیں جانب پیٹ پر۔ ناف سے ۳.۵

سم اوپر اور دائیں کو۔

۳- عمودی چھری وغیرہ گھونپا ہوا زخم ۲ × ۴ × ۵ سم۔ پیٹ پر ناف سے ۲ سم باہر کو۔

۴- چھری وغیرہ گھونپا ہوا زخم ۰.۵ × ۱ × ۴ سم۔ بائیں جانب پیٹ کے نچلے حصہ پر ناف سے ۳.۵ سم بائیں کو۔

۵- سوا گھونپا ہوا سا زخم۔ سینے کے نچلے حصے میں بائیں جانب۔ پستان (NIPPLE) سے ذرا نیچے۔ یہ زخم پھیپھڑوں کو محیط جھلی کا جوف (PLEURAL CAVITY) اور قلب تک جا گھسا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں پسلیاں اور ان کے مابین جگہ بھی متاثر ہے۔

پوسٹ مارٹم کے اندرونی معائنہ میں دائیں جانب نویں اور دسویں پسلیاں اور بائیں جانب ساتویں اور آٹھویں پسلیاں کٹی ہوئی پائی گئیں۔

قلب کو محیط جھلی اور بائیں وینٹریکل میں آلہ محددہ کے گھسنے کے نشان۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ موت فوری طور پر واقع ہوگئی تھی بقیہ تمام اعضاء تندرست پائے گئے۔

ان دونوں کیسوں پر نظر ڈالیں۔ ظاہری معائنہ سے ہی موت کا سبب متعین کیا جا سکتا ہے۔ اندرونی معائنہ کے لیے کوئی قوی ضرورت نظر نہیں آتی محض احتمالات جو نشی عن غیر دلیل یعنی جن کے لیے کوئی قوی بنیاد نہیں اتنی قوت نہیں رکھتے کہ ان کی بناء پر نعش کی حرمت کو داغدار کیا جاسکے اور مسلمان عورت کے پردے کو یکسر نظر انداز کیا جاسکے۔

خلاصہ کلام

پوسٹ مارٹم یا بعد از مرگ معائنہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ (۱) ظاہری (۲) اندرونی

ظاہری معائنہ ستر وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔

اندرونی معائنہ محض شرعی ضرورت کی بناء پر ہی کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی بقدر ضرورت۔ قدر ضرورت سے زائد ناجائز ہوگا۔